آپ کو سخت تکلیف معلوم ہوتی ہے کیا کہیں درد ہے آپ نے فرمایا نہیں چچا عباس کے کراہنے کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے انصاری نے فوراً جاکر حضرت عباس کی مشکیں کھول دیں جب حضرت عباس کو آرام ملا تو سو گئے تھوڑی دیر کے بعد آپ نے فرمایا اب تو عباس کی آواز نہیں سنائی دیتی انصاری نے کہا ان کی مشکیں ہم نے کھول دیں ہیں۔ آپ نے فرمایا تو سب قیدیوں کی مشکیں کھول دو سب کے ساتھ یکساں سلوک کرو جب آپ کو یہ اطلاع ملی کہ سب کے سب چھوڑ دیئے گئے اور اب آرام سے سو رہے ہیں تو آپ کی اضطرابی اور بے چینی بھی جاتی رہی اور خواب شیریں سے استراحت گزیں ہوئے

وہ لوگ جو اسلام بزور شمشیر پھیلانے کا الزام لگاتے ہیں ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ یہ وہ قیدی ہیں جنھوں نے تیرہ سال تک مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر رکھا تھا کسی کو آگ پر لٹا کر مار ڈالا کسی کو سنگین پتھروں کے نیچے دبا کر ہلاک کر ڈالا مگر ان مجرموں کے ساتھ آپ کا ایسا سلوک؟ یہ نہیں فرمایا کہ اسلام لاؤ ورنہ قتل کر دیئے جاؤ گے۔ ہم اب چند شاہان تاجدار کا نام لکھتے ہیں جن کی ہیبت وجلال سے تمام عرب لرزہ براندام رہتا تھا اور بڑی بڑی سلطنتیں ان کے زیر نگیں تھیں جن کی فوجیں آنحضرتؐ کے لشکر سے کہیں زیادہ اور آلات حربیہ سے ہر وقت مسلح رہتی تھیں یہ لوگ ایسے تھے جو کبھی کسی کے رعب سے مرعوب نہ ہوتے تھے اور نہ ہونے والے تھے اور نہ ان کو زر وسیم کی ضرورت تھی۔ اور ان کے علاقوں میں سوائے مبلغین اسلام کے کسی غازی ولشکری کا قدم نہ گیا یہ لوگ برغبت طبعی اسلام لائے وہ یہ ہیں شہر ابن بازام ملک صنعاء۔ منذر بن ساوی ملک البحرین اصحمہ نجاشی ملک حبشہ۔ اکیدر شاہ دومۃ الجندل۔ ذی الکلاع حمیری جو اپنے گھر بیٹھے اپنے پندرہ ہزار غلاموں سے سجدہ کراتا اور ہمیشہ خدائی کا راگ الاپتا تھا اسی طرح ذی ظلیم وذی زود۔ ذی مرآن ذی عمرو وغیرہم۔ جن کے لئے مراسم خسروانہ گویا خاص ہو چکے تھے اتنی بڑی بڑی ہستیوں نے ایک یتیم بچے کی چوکھٹ پر اپنے تاج خسروانہ کو نثار کر دینے میں اپنا فخر تصور کیا۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ کب ان لوگوں پر لشکر اسلام نے تلوار چلائی؟ یہ صداقت اسلام نہیں تو اور کیا ہے؟

بسلسلہ ماہ جون

اناجیل اربعہ پر ایک نظر

بسلسلہ ماہ جون

(از مولوی عبد الجلیل صاحب متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

ہم گذشتہ اشاعت میں متی اور لوقا کے خیالات کی پریشانی اور ان کی تصنیفات کے چند اختلاف وتناقضات پیش کر چکے ہیں جس سے ناظرین نے اندازہ کر لیا ہوگا کہ اسلامی دنیا "انجیل متی" اور "انجیل لوقا" کے الہامی ہونے سے انکار کرنے میں حق بجانب ہے بلکہ علی العموم جو بھی فہم سلیم اور بصیرت تام رکھتا ہے بلاخوف تردید یہ کہہ سکتا ہے کہ

کہ کتب الہامی محض ان حروف ونقوش اور سینکڑوں اوراق کے مجموعہ کا نام نہیں جوکہ عوام الناس کے سامنے اسفار اور بڑی بڑی دواوین کی صورت میں موجود ہوں بلکہ اصول الہام اور قوانین الہام ہی کچھ اور ہیں جن سے اناجیل کو دور کا بھی واسطہ نہیں ہم آج کی صحبت میں "اصول الہام" جیسے اہم موضوع پر بحث کرنا نہیں چاہتے البتہ زیادہ بصیرت کی غرض سے آج کی فرصت میں کتب الہامی کے چند امارات اور علامات بینہ ہی پر اکتفا کرتے ہیں تاکہ اناجیل اربعہ کو بھی ان امارات سے پہچاننے کی کوشش کی جائے اور تاکہ ان علامات کی روشنی میں اناجیل کی معرفت بھی سہل ہو جائے چونکہ کتب الہامی کے جمیع امارات وعلامات کا بالاستیعاب استقصار مقصود نہیں اس لئے محض مندرجہ ذیل علامات پر اکتفا کیا جاتا ہے

علامات کتب الہامی

اولاً کلام فصاحت بلاغت مضامین عالیہ اور معانی نادرہ پر اس طرح مشتمل ہو کہ طاقت بشری اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔ ثانیاً اخبار مستقبلہ۔ مواعظ اور امثال تبشیر و انذار۔ احکام وشرائع۔ اصول معاشرت۔ اصول فطرت۔ اسباب حیات۔ احقاق حق ابطال باطل اثبات توحید اور تردید شرک کو ایسا حاوی ہو جسے انسانی عقول اور انسانی دماغ کے تفکرات کا نتیجہ نہ کہا جا سکے اور انسانی فہم و ذکا کے اختراع کا رہین منت نہ ہو بلکہ صداقت اور روحانیت کی ایسی تیز روشنی موجود ہو کہ انسان بلا قصد پکار اٹھے تنزیل من رب العالمین۔ نزل بہ الروح الامین۔ یہ رب السموٰت والارض کی طرف سے نازل کی ہوئی الہامی کتاب ہے۔ جسے روح القدس جبرئیل امین لیکر نازل ہوئے ہیں۔ اجمالی طور پر قارئین کرام کے سامنے چند علامات بیان کر دی گئی ہیں تاکہ آئندہ سطور میں اناجیل کے مضامین اسلوب بیان۔ تناقضات وتحریفات مواعظ اور امثال کو دیکھکر ناظرین بھی بآسانی اناجیل کے الہامی غیر الہامی ہونے کا فیصلہ کر سکیں۔ آج بھی آپ کی دلچسپی کیلئے انجیل متی کے بعض مخصوص مقامات پر بحث کی جاتی ہے . . . . . اس لئے غور سے سنیں تاکہ ان مدعیان الہام اور روح القدس کی تائید اور ملائک سماوی کے امداد غیبی کے دعویداروں کا ذہنی اختلال اور ان کی کتب مصنفہ کا بھی اصلی جوہر معلوم ہو جائے یوں تو اناجیل کے مطالعہ کرنے والے حضرات سے مخفی ہی نہیں رہ سکتا کہ اصل کتاب کی کیا حالت ہے لیکن اگر آپ کو شک ہے تو انجیل متی کے باب خامس کا بنظر غائر مطالعہ فرمائیے جس میں سیدنا مسیح علیہ السلام کی ایک بہت لمبی تقریر مذکور ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ مسیح علیہ السلام نے اپنے ارشد تلامذہ سے فرمایا میں توراۃ اور دیگر انبیا علیہم السلام کی کتابوں کے نسخ وترمیم کیلئے نہیں مبعوث کیا گیا بلکہ ان کی تعلیمات اور شرائع دینی کی تکمیل وتتمیم کیلئے آیا ہوں۔ آسمان وزمین ٹلجائیں ان کے پرزے پرزے اڑجائیں مگر توراۃ کے ایک حرف اور ایک (ب) میں بھی تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا یہانتک کہ توراۃ کی پوری تعلیم مکمل نہ ہو جائے اور جس کسی نے اس کے چھوٹے سے چھوٹے معمولی معاملات میں بھی تحریف وتبدیل سے کام لیا کسی امر کی تحلیل وتحریم کر کے لوگوں کو اس پر برانگیختہ کیا تو ملکوت السموات میں ملعون مخذول اور رسوا ہوگا۔ برخلاف اس کے جس نے تعلیمات توراۃ کی تکمیل کی خدمت انجام دی اور لوگوں کو اس پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دیتا رہا وہ دنیا میں مبارک نام سے پکارا جائیگا اور محبوب ترین عباد میں شمار کیا جائیگا۔ (انتہی)

اس تقریر کی زیادہ تائید اور توثیق کی غرض سے اسی انجیل کے باب سولہ کا بھی مطالعہ کر لیجئے جس میں لکھا ہے کہ مسیح علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا آسمان و زمین ٹل جائیں ان میں تغیر و تبدل رونما ہو جائے مگر میرا کلام دائم و ثابت رہیگا۔ کسی قسم کی تبدیلی نہیں آسکتی (انتہی) جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میرا کلام معجز بیان کذب بیانی اور دروغ گوئی سے منزہ ہے اس تقریر کے پیش کرنے کے بعد ہم "انجیل متی" اور دیگر علماء مسیحیہ اور حاملین شریعت عیسوی کے چند ایسے اختراعی مسائل پیش کرتے ہیں جن کے مطابق لازم آتا ہے کہ مسیح علیہ السلام مخذول ملعون ہوں اور حقیر نام سے پکارے جائیں۔ (نعوذ باللہ من ذلک) یہی نہیں بلکہ آپ کے قول و فعل میں بین تخالف و تباین اور کھلا ہوا تناقض ثابت ہوتا ہے یہانتک کہ جادۂ رسالت اور منصب نبوت سے بھی الگ اور فرمان خداوندی سے متجاوز و منحرف نظر آنے لگتے ہیں کیونکہ بقول متی جب آپ نے یہ فرمایا میں توراۃ کی تکمیل و تتمیم کیلئے مبعوث کیا گیا ہوں توراۃ کی تنسیخ و ترمیم میرا کام نہیں تو حسب بیان متی آپکے فرائض میں سے تھا کہ کسی مسئلے اور کسی جزئی میں بھی توراۃ کی مخالفت نہ کرتے بلکہ ان کے تمام قضایا اور مسائل و فتاوے سب توراۃ ہی کی تکمیل و تائید میں ہوتے حالانکہ انجیل کا ماہر اس مسئلے سے خوب واقف ہے کہ سیدنا مسیح علیہ السلام نے طلاق کو حرام قرار دیدیا ہے لیکن توراۃ میں اس کے اباحت و جواز کا بین ثبوت موجود ہے پس مسیح علیہ السلام اپنی سابق تقریر کے مطابق فرائض نبوت سے بے خبر جادۂ رسالت سے متجاوز منشاء الٰہی کے مخالف و نافرمان۔ دروغگو ملعون و مخذول ہوتے ہیں (نعوذ باللہ من ذلک) پادری دوستو! ہم سرکار مدینہ خاتم الرسل احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ مکی مدنی علیہ افضل الصلوات فداہ ابی و امی کے ماننے والے اور سرکار مدینہ کے عقیدتمند ہیں جنھوں نے جمیع انبیاء سابقین پر ایمان لانا ان کی صداقت و دیانت کا اقرار کرنا ان کی عظمت و برتری کا قول کرنا ہمارے لئے ضروری اور لازمی امر بتلایا ہے اس لئے اصول اسلام اور اہل اسلام کی شان کے بالکل خلاف ہے کہ کسی رسول صادق اور نبی برحق کی شان میں "بعض پنجابی اور سرکاری نبی کی طرح . . . . . . گستاخانہ کلمات استعمال کئے جائیں۔

مسیحی دوستو! وہ تاریخی واقعات یاد ہیں جبکہ یہودیوں اور بہت سے مسیحی فرقوں نے رسول برحق سیدنا عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی پیغمبرانہ پوزیشن کو بری طرح تباہ و برباد کر دیا تھا قسم قسم کے اتہامات انواع و اقسام کی افترا پردازیاں کرتے ہوئے طرح طرح کے الزامات تراشے گئے تھے آپ کی والدہ محترمہ حضرت مریم بتول علیہا السلام کو بھی زانیہ اور بدکار کہا گیا ان کی اس بگڑی ہوئی پوزیشن کے درست کرنیکے لئے اناجیل میں بھی کچھ ابواب و فصول نظر آتے ہیں ہرگز نہیں۔ اے معاندین اسلام اور اے مسیحیو اور اے مذہب اسلام کو زور زر اور حکومت و سلطنت کے بل پر فنا کرنیکی کوشش کرنیوالو تمہیں معلوم نہیں مذہب اسلام کا یہ احسان ہے ملت بیضا کا یہ حسن و جمال ہے جس نے اپنی ضیا بار تنویروں سے مسیح علیہ السلام کی حقیقی شان اور پیغمبرانہ پوزیشن کو واضح اور روشن کرتے ہوئے صاف اور سنہرے لفظوں میں وجیھا فی الدنیا والآخرۃ کا زریں خطاب عطا فرمایا اور خود ان کی زبانی ولم یجعلنی جبارا شقیا کہہ کے ان کی اقبالمندی کی شہادت دلوائی اور نیز ان کے تقوی و پرہیزگاری کا ثبوت و بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیا کہہ کے کافی طور پر ہم پہنچایا۔ مذہب اسلام کی اس صفائی اور شہادت قاطعہ کے باوجود کیا ہم کیا ہمارا اسلامی بھائی کبھی بھی کسی رسول اور نبی برحق کی شان میں

اصول اسلام پر رہتے ہوئے گستاخی کی جرأت نہیں کر سکتا لیکن مذکورہ بالا کلمات آپ کی شان میں محض آپ ہی کی کتابوں سے نقل کر دیئے گئے ہیں ورنہ ہمارا ذاتی اعتقاد اور مذہب اسلام کی سچی تعلیم یہ ہے کہ سلسلہ نبوت کی ایک کڑی کا انکار کرنا ساری کڑیوں کا انکار کرنا ہے ایک نبی کی توہین سارے انبیا کی توہین ہے۔ خدارا انصاف سے کام لیجئے۔ ان اناجیل کی نشر و اشاعت کو روک کر سب کو نذر آتش کر دیجئے کیونکہ ان اناجیل کی تعلیمات ان کے مسائل سراسر تناقض کی ژولیدگیوں میں غرق نظر آتے ہیں۔ اگر مسیح علیہ السلام کی سچی تعلیم کی تلاش ہے تو آیئے قرآن پاک میں اس کو دیکھئے جس کی صداقت کی بشارت خود مسیح علیہ السلام اپنی زبانی سنا گئے تھے اگر شک ہے تو جارود بن عبد اللہ ماہر انجیل کا وہ مقولہ جو اسلام لانے کے بعد ان کی زبان سے نکلا اس پر غور کیجئے جس میں فرماتے ہیں لقد وجدت وصفك فی الانجیل ولقد بشر بہ ابن البتول ہم سرکار مدینہ میں انجیل میں آپ کی وہ تمام صفتیں دیکھ چکا ہوں جن کی بشارت مسیح علیہ السلام دے چکے تھے (سنن کبریٰ بیہقی) اگر ازالہ اوہام نہ ہوا ہو تو ایک اور پکے نصرانی سہل مولیٰ عثیمہ کا بھی وہ کلام دیکھئے جس میں فرماتے ہیں ان صفتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الانجیل وھو من ذریتہ اسمعیل اسمہ احمد (طبقات ابن سعد) یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اوصاف انجیل میں مذکور ہیں اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ اسمعیل علیہ السلام کے خاندان سے ہوں گے اور اسم مبارک احمد ہوگا۔ (فداہ ابی وامی) اگر آپ کے جمود اور کورانہ تقلید کا یہ عالم ہے کہ اناجیل کے ظلمات سے نکلنا ہی نہیں چاہتے تو ذرا اپنے ایک بڑے بزرگ بشپ اور پوپ کا بھی ایک شعر سن لیجئے شاید ہدایت ہو جائے۔ آپ کا نام قس بن ساعدہ ہے آپ نجران کے مشاہیر پادریوں میں سے ہیں فرماتے ہیں ؎

الحمد للہ الذی لم یخلق الخلق عبث ؛ ارسل فینا رسولا خیر نبی قد بعث

ترجمہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے مخلوق کو بیکار نہیں پیدا کیا اور اس کا ہزار ہزار شکر ہے جس نے ہم میں احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا افضل ترین رسول مبعوث کیا۔ اگر قدیم تاریخ سے بھی صداقت قرآنی اور تصدیق رسول پر برہان چاہئے تو ملک الیمن تبع کے بھی دو شعر پڑھ لیجئے ؎

شھدت علی احمد انہ ؛ رسول من اللہ باری النسم
فلو مد عمری الی عمرہ ؛ لکنت وزیرا لہ وابن عم

احمد مصطفےٰ کے متعلق میں شہادت دیتا ہوں آپ خلاق عالم کے سچے رسول ہونگے۔ اگر میں بد نصیب زندہ رہا تو آپ کے خادم کی حیثیت اختیار کر دنگا۔ چونکہ کتب اناجیل کے رو سے مسیح علیہ السلام کی شان میں چند ایسے کلمات آگئے تھے جن کا نقل بھی دائرۂ ادب سے باہر تھا اس لئے ایک ضمنی بحث کی سلسلہ جنبانی کی ضرورت پڑی ورنہ یہ بحث خارج از مبحث ہے۔ لہٰذا اب اصل مقصود کی طرف عود کیا جاتا ہے آپ مسیح علیہ السلام کی سابق تقریر یاد کیجئے جس میں آپ نے فرمایا تھا توراۃ کی ترمیم و تنسیخ میں میرا کچھ دخل نہیں اسی تقریر کے معارض آپ کا وہ فعل بھی ہے جو مسئلہ قصاص و حدود کے متعلق آپ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں توراۃ میں آنکھ اور دانت توڑنے کا بدلہ آنکھ اور دانت کا توڑنا ہے مگر میرا فتویٰ اور میرا مسلک یہ ہے کہ کوئی شخص اگر کسی کے دائیں رخسارے پر طمانچہ رسید کر دے تو اس مظلوم کو

قطعاً حق نہیں کہ قصاص کیلئے ہاتھ بڑھائے بلکہ اپنا بایاں رخسار بھی پیش کردے کیا ہمیں علماء مسیحیہ بتلا سکتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام نے باوجود اس اقرار کے کہ توراۃ میں قصاص وحدود کا حکم واضح طور پر موجود ہے پھر بھی کیوں اپنی سابق تقریر کی خلاف ورزی کرتے ہیں توراۃ کے نسخ کا قول کرنا تو کسی مسیحی کیلئے جائز ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ خود مسیح علیہ السلام اس کے دوام واستمرار بقاء وثبوت پر مہر تصدیق ثبت کر چکے ہیں اس لئے اس معقول اعتراض کا کوئی صحیح غیر معلل جواب نہیں پیش کیا جا سکتا فللہ الحمد چونکہ ناظرین کے سامنے ان...... پوپوں بشپوں اور راہبوں کی پوری حقیقت کو طشت ازبام کرنیکا مصمم قصد کر چکا ہوں اور اناجیل اربعہ جس پر عیسائیت کی عظیم الشان عمارت قائم ہے اس کے مضامین کی پراگندگی تحریفات کی بھرمار تناقضات کا انبار عیسیٰ مسیح کی تکذیبات اور غلط بیانی کا بھی ایک منظر دکھلانا چاہتا ہوں اس لئے آپ کو انجیل متی کے باب اٹھارہویں کی طرف توجہ دلاتا ہوں جس میں لکھا ہے کہ مسیح علیہ السلام نے اپنے بارہ حواریوں سے کہا (جن میں سے ایک یہودا اسخریوطی بھی ہے) وہ تمام اشیا جنھیں تم حرام کرو حرام ہیں اور جنھیں حلال کر دو حلال ہیں۔ اسی طرح شمعون پطرس سے بھی آپ نے فرمایا میں تجھے آسمان وزمین کے سارے امور کی تحریم وتحلیل کی کنجی دیتا ہوں جسے حلال کردے حلال اور جسے حرام کہدے حرام (ب۶ انجیل متی) یہ ایک نہایت ہی دلچسپ بحث ہے لیکن ضرورت ہے کہ مسیح علیہ السلام کا یہ قول آپ ہرگز فراموش نہ کریں ان السماء والارض تبیدان ولا تبید یاء واحدۃ من التوراۃ الخ زمین وآسمان اگرچہ ہٹ جائیں مگر تورات میں ایک حرف کا بھی فرق نہیں آنیکا کسی قسم کی ترمیم وتنسیخ نہیں ہو سکتی۔ اس مقولے کے اعادہ وتکرار کے بعد اب ان بزرگوں کے بھی وہ دینی کارنامے دیکھئے جو اناجیل کے اوراق میں چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں مثلاً "پولوس" سے منقول ہے کہ اس نے ختنہ کرانا بند کرا دیا تھا حالانکہ ختنہ شریعت موسوی کا اہم ترین اور نہایت موکد مسئلہ تھا اسی طرح "شمعون پطرس" نے بھی تمام جانور جو موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں حرام تھے حلال کر دیئے۔ یہانتک کہ خنزیر وغیرہ بھی حلال کر دیا۔ نیز جتنی عیدیں اور خوشی کے ایام تھے سب میں تبدیلی کر دی گئی یہ ان پیشواؤں کے کارنامے ہیں جن کو تحریم وتحلیل کی کنجیاں عطا کی گئی تھیں اور یہ وہی بزرگوار ہیں جنھوں نے توراۃ کی ترمیم وتنسیخ میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا ان دو پیشینگوئیوں کے ماتحت اب ہمارے لئے صرف دو راستے ہیں یا یہ کہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنی سابق تقریر میں کاذب ہیں یا ثانی پیشنگوئی کو جھوٹ اور غلط کہیں تو یہ بھی ہے کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام کاذب ہوں تو پھر کیا عیسائی مذہب کا سارا قصہ ہی پاک ہوتا ہے مسیحیوں کو خود اقرار کرنا پڑیگا کہ ہمارا مذہب محض کذب وبطلان پر مبنی ہے اور اگر آپ اپنی سابق تقریر میں صادق کہے جائیں تو ثانی پیشنگوئی کے موجب مع کذب بیانی کے یہ بھی لازم آتا ہے کہ یہ موٹی موٹی گردن والے مسیحی علما توراۃ کی ترمیم کے جرم میں ملعون مخذول اور رسوا ہوں۔ نیز جب عیسیٰ علیہ السلام نے صاف لفظوں میں توراۃ کی تائید کر دی اور ایک ایک حرف کو ہمیشہ کیلئے قابل عمل ٹھہرایا اور اس کے جزئیات اور جمیع مسائل کے نسخ کا دروازہ بند کر دیا اور شریعت موسوی کے جمیع احکام کو حق تسلیم کرکے اس پر عمل پیرا ہونیوالے کی تعریف کی اور اس کے محرف کو خدا کا ملعون قرار دیا تو کیا ہم نہیں کہہ سکتے کہ مسیح علیہ السلام "اور پطرس" "اندریاس" "پولوس" سب کے سب مخذول

ملعون اور راندۂ درگاہ ہیں کیونکہ توراۃ کے نص محکم میں صریح لفظوں میں یہ مسئلہ موجود ہے کہ جو شخص سولی پر چڑھایا جائے ملعون خدا اور مخذول و رسوا ہوتا ہے اور یہ سب کے سب سولی پر چڑھائے گئے۔

کتب اناجیل کی کذب بیانی اور تناقض کی داستان بہت طویل ہے تاہم کوشش کی جائیگی کہ اکثر مسئلہ صاف اور ستھرے لفظوں میں آپ کے سامنے آجائے آپ انجیل متی باب خامس کو بھی دیکھئے مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اے لوگو تم ہمارے آسمانی باپ کی اس طرح توصیف تحمید اور تمجید بیان کرو جس طرح میں سکھلاؤں پھر اس کے کچھ ہی بعد فرماتے ہیں تمہارے آسمانی باپ نے جان لیا ہے کہ تم ان تمام امور کی طرف محتاج ہو نیز اسی طرح انجیل کے اخیر میں فرماتے ہیں اے لوگو! میں اپنے باپ اور تمہارے باپ اپنے رب اور تمہارے رب کی طرف جارہا ہوں (انتہیٰ) ان عبارات کو دیکھکر ہم نہیں سمجھ سکتے کہ مسیحی دنیا عیسیٰ علیہ السلام کو کیوں ابن اللہ کے ساتھ خاص کرتی ہے کیا مسیح علیہ السلام کی یہ تخصیص تحکم پر مبنی نہیں اور کیا اس تخصیص بلا دلیل میں آپ کی تکذیب نہیں یقیناً تکذیب اور تردید ہے کیونکہ آپ فرماچکے ہیں۔ انی ذاھب الی ابی وابیکم الھی والھکم الخ میں اپنے اور تمہارے آسمانی باپ کی طرف رجوع کر رہا ہوں جس کا صاف مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ رب السموات کو سب کا باپ ٹھہراتے ہیں کسی خاص کی کوئی تخصیص نہیں اور تمام انسان کو جب ابناء اللہ اور خدا کا فرزند تسلیم کرلیا جائے تو ہم کہہ سکتے ہیں مسیح علیہ السلام خدا کے جز نہیں ورنہ سارے انسان ابناء اللہ ہونے کے اعتبار سے خدا کے اجزا ہیں اور یہ محال ہے پس جو نسبت جمیع انسان کو خدا کی طرف ہے وہی نسبت بعینہ عیسیٰ مسیح کو بھی ہے محض فرق اتنا ہے کہ ع بندہ ہوں اس کا اور ایلچی بھی۔ اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز وہ تناقض ہے جو جمیع اناجیل میں مختلف مقامات پر موجود ہے وہ یہ ہے کہ آپکو انسان کا بیٹا کئی مقام پر لکھا گیا ہے انجیل متی کے باب۱۲ پر ہے لوگ کسی معاملہ میں متحیر تھے اچانک انسان کا لڑکا عیسیٰ مسیح آگیا الخ اس باب اور ان تمام ابواب کا خلاصہ جن میں ابن اللہ لکھا ہے یہ ہوتا ہے کہ آپ خدا کے جز ہیں اور انسان کے بھی جز خدا کے بھی بیٹے ہیں اور انسان کے بھی۔ آپ معبود بھی عابد بھی خالق بھی مخلوق بھی۔ یہ تو ہے کتب مسیحیہ کی اندرونی حالت۔ اب غور کرنیکا مقام یہ ہے کہ ایسی کتاب کیا الہامی کتاب کہی جاسکتی ہے اور کیا اصول الہام اور ایات و علامات الہامی کے معیار کے موافق اناجیل کے اسلوب بیان مضامین عالیہ اور معانی نادرہ کا توازن ہوسکتا ہے (لا واللہ) الہام کے شرائط میں سے اہم اور اعلیٰ جز ایک یہ بھی ہے کہ کلام تناقض اور اختلاف کی ژولیدگی سے پاک ہو اسی شرط کی طرف قرآن پاک کی یہ آیت مشعر ہے لوکان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیرا۔ اگر قرآن پاک غیر الہامی ہوتا کسی ایرے غیرے نتھو خیرے کا کلام ہوتا تو یقیناً اختلافات تناقضات سے بھرپور ہوتا۔ جس طرح آج اناجیل اربعہ کی حقیقت کھولی جارہی ہے اور اس کے تمام ابواب و فصول احکام و شرائع متناقض متخالف اور متضاد ثابت ہورہے ہیں اسی طرح قرآن بھی ہوتا مگر یہاں تو سراسر خدائی کلام فصاحت و بلاغت کا خزانہ ہے اور اسلوب بیان کی پاکیزگی تو کچھ ایسے طرز میں ادا کیگئی ہے کہ خواہ مخواہ دل تسلیم کرنے اور زبان اقرار کرنے پر مجبور ہوجاتی ہے اور بے ساختہ دل کی ترجمانی کرتے ہوئے پکار اٹھتی ہے تنزیل من رب العالمین۔ یہ خدائی کلام ہے۔ اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ والباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ۔

(باقی)